سوال

میں نے یہ پڑھا ہے کہ ماہواری کے دوران عورت سے جماع اور درمیانی نچلے حصہ کو چھونا جائز نہیں ، لیکن درمیان سے اوپر والے حصہ میں عورت کے ساتھ مباشرت جائز ہے توکیا یہ صحیح ہے دلائل کے ساتھ ذکر کریں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

آپ نے جوکچھ پڑھا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ مرد کے لیے حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کے علاوہ باقی سب کچھ جائز ہے جس میں ہر قسم کی مباشرت شامل ہے ۔

اس کے دلائل اور تفصیل سوال نمبر (36722) کے جواب میں بیان ہوچکے ہیں آپ اس کا مراجعہ کریں ۔

بہت سے علماء کا مسلک ہے کہ حالت حیض میں بیوی سے ناف اور گھٹنوں کے مابین استمتاع اور مباشرت حرام ہے ، اور اس پر دلائل بھی دیے ہیں لیکن وہ دلائل اعتراضات سے خالی نہیں ۔

ان کے دلائل یہ ہیں :

1- معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اس عورت کے حائضہ ہونے کی صورت میں مرد کے لیے اس سے کیا حلال ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو چادر سے اوپر ہے ، اور اس سے بھی بچنا افضل ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (213) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ۔

ابوداود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں لیس بقوی یہ حدیث قوی نہیں اھ، اور ابوداود کی شرح عون المعبود میں ہے کہ العراقی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔

اور محدث عصر علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ضعیف سنن ابوداود حدیث نمبر (36) میں ضعیف قرار دیا ہے ۔

2- عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا :

جب مرد کی بیوی حالت حیض میں ہو تو وہ بیوی کے ساتھ کیا کچھ کر سکتا ہے ؟

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

چادر سے اوپر اوپر۔ مسند احمد حدیث نمبر (87)۔

احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد کی تحقیق میں کہا ہے کہ یہ انقطاع سند کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھیں تحقیق مسند امام احمد حدیث نمبر (86) ۔اھ۔

3-حرام بن حکیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حالت حیض میں میرے لیے بیوی سے کیا کچھ کرنا حلال ہے ؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا :

آپ کے لیے چادر سے اوپر اوپر حلال ہے ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (212) اس حدیث کی صحت میں علماء کرام کا اختلاف ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے تھذیب السنن میں کچھ حفاظ حدیث سے اس کی تضعیف ذکر کی ہے ، اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اس کی تضعیف ہی برقرار رکھی ہے ۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود حدیث نمبر (197) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

پھر اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو یہ ناف اور گھٹنوں کے مابین استمتاع کی تحریم پر دلالت نہیں کرتی اس لیے کہ اس اور اس کے جواز کے دلائل کے مابین مندرجہ ذیل نقاط سے جمع ممکن ہے :

1-اس لیے کہ یہ تو حیض والی جگہ سے دور رہنے اور تنزہ کے استحباب پر دلالت کرتی ہے نہ کہ وجوب پر ۔

2-یہ تو اس پر محمول کی جائے گی کہ جو شخص اپنے آپ پر کنٹرول اور قابو نہیں رکھ سکتا کہ اگر وہ بیوی کی رانوں کے مابین استمتاع کرے تو ہوسکتا ہے وہ اپنے آپ پر قابو نہ پائے اور جماع شروع کردے اور قلت دین یا پھر شھوت کی شدت کی بنا پر وہ حرام کا ارتکاب کربیٹھے ۔

تو اس طرح جواز والی احادیث اس کے بارہ میں ہونگی جو اپنے آپ پر قابو رکھ سکتا ہو ، اور جن احادیث میں ممانعت پائی جاتی ہے وہ اس کے بارہ میں ہوں گی جس کے بارہ میں خدشہ ہو کہ وہ حرام کام نہ کربیٹھے ۔ اھ۔

دیکھیں شرح الممتع تالیف شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ (1/416-417) کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

36864